ستور المتقی

فی

احکامِ من سُننی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

شیخ الحدیث مولانا محمد یونس قریشی

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

باوضو آدمی کو دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مسنون ہے۔ جنازہ اٹھانے والوں کو وضو کرنا مستحب ہے۔ اگر وضو نہ کریں گے نماز صحیح ہو جائے گی۔ ٹخنوں[1] سے نیچے پاجامہ پہننے والوں کو از سر نو وضو کرنا چاہیئے۔ ایسا شخص ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے اس کی نماز تڑوا کر از سر نو وضو کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

۸- موزہ اور جراب پر مسح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔ موزوں پر مسح کرنے کی مدت مقیم کے لئے ایک رات دن اور مسافر کے واسطے تین رات دن ہے۔ جنابت[2] کے سبب سے مسح کی مدت جاتی رہتی ہے۔ ہاں پیشاب پاخانے اور سو جانے سے مسح کی مدت پوری نہیں ہوتی۔ اس مدت کی ابتداء جمہور علماء کے نزدیک وضو ٹوٹنے کے وقت سے ہے۔ مثلاً ایک شخص نے دوپہر کو وضو کرکے موزے پہنے اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایک رات دن شمار کیا جائے گا۔ موزوں[3] پر مسح کرنے کا طریق یہ ہے کہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں پانی سے تر کرکے پاؤں کی انگلیوں کے سروں سے شروع کرکے پنڈلیوں تک کھینچیں۔ جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اسی سے مسح بھی ٹوٹتا ہے۔ حدث[4] ہونے کے بعد جب موزہ اتارا جائے گا فوراً وضو جاتا رہے گا۔ مسح کی مدت گزرنے سے فوراً وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جرابوں[5] پر مسح کرنا درست ہے جب کہ وہ عفف بنی ہوئی ہوں معمولی اور پتلی جرابوں پر مسح کرنا ناجائز ہے۔ مسح جراب کی اکثر حدیثیں ضعیف ہیں۔ امام ابو داؤد نے اپنی کتاب میں ضعیف کہا ہے۔

---

[1] مسلم مشکوٰۃ [2] ترمذی نسائی مشکوٰۃ [3] ترمذی نسائی مشکوٰۃ [4] بلوغ المرام
[5] بلوغ المرام [6] مسلم مشکوٰۃ۔

شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

★

ناشر

اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار۔ لاہور

مفصلاً مع ما له وما علیه فقط۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ اونی یا سوتی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ یہ تو معلوم ہے کہ جرابوں پر مسح کرنے کی حدیث ضعیف ہے اور امام ترمذی نے جو اس کو صحیح کہا ہے، محدثین نے اسے قبول نہیں، اور اگر موزوں کے مسح پر اس کو علت مشترکہ کی بنا پر قیاس کیا جائے، تو اس سے فرض غسل جو قرآن سے ثابت ہے ساقط ہو جائے گا یا نہیں؟ اور ائمہ نے جو جراب کے لئے موٹا ہونے، اور پانی کے نفوذ کرنے کی قید لگائی ہے، تو کیا اس سے زیادہ کسی اور علت کا بھی اضافہ ہو سکتا ہے یا نہیں، پاؤں کا دھونا فرض ہے، اور موزے پر مسح رخصت ہے، کیا رخصت شریعت شارع کے بیان پر موقوف ہے یا نہیں، جواب مفصل عنایت فرمائیں۔

الجواب المسح علی الجوربة المذکورة لیس بجائز لانه لم یقم علی جوازه دلیل وکل ما تمسك به المجوزون ففیه خدشة ظاهرة ومتمسکاتهم ثلث الحدیث المرفوع وافعال الصحابة رضی الله عنه والقیاس۔

اما الحدیث المرفوع فهو ما رواه الترمذی وغیره عن المغیرة بن شعبة قال توضأ النبی صلی الله علیه وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح۔ واما الخدشة فی الاستدلال به فهی ان هذا الحدیث ضعیف لا یصح الاستدلال به قال ابوداؤد بعد روایته کان عبد الرحمن بن المهدی لا یحدث بهذا الحدیث لان المعروف عن المغیرة ان النبی صلی الله مسح علی الخفین وروی هذا ایضا عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی الله علیه وسلم انه مسح علی الجوربین ولیس بالمتصل ولا بالقوی انتهی قال البیهقی فی سننه ان ابا محمد یحیی بن منصور قال رایت مسلم بن الحجاج ضعف هذا الخبر عن المغیرة فقالوا مسح علی الخفین وقال لا یترك ظاهر القرآن بمثل ابی قیس وهذیل قال فذکرت هذه الحکایة عن مسلم لابی العباس محمد عبد الرحمن الدغولی فسمعته یقول سمعت علی بن محمد بن شیبان یقول سمعت ابا قدامة السرخسی یقول قال عبد الرحمن بن مهدی قلت لسفیان

الجواب:۔ مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے، اس میں خدشات ہیں، استدلال تین چیزوں سے کیا گیا ہے، حدیث مرفوع، فعل صحابہ اور قیاس۔

حدیث مرفوع تو وہ ہے، جس کو ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور جراب اور جوتے پر مسح کیا، ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے، اس پر اعتراض یہ ہے، کہ یہ حدیث ضعیف ہے، اس سے استدلال صحیح نہیں ہے، عبد الرحمن بن مہدی یہ حدیث روایت نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ مغیرہ سے مشہور روایت موزے پر مسح کرنے کی ہے، ابو موسی اشعری نے بھی جراب پر مسح کرنے کی روایت نقل کی ہے، لیکن اس کی سند متصل نہیں، امام مسلم نے اس کو ضعیف کہا ہے، مغیرہ بن شعبہ سے جتنے لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے موزے پر مسح بیان کیا ہے، صرف ابو قیس اودی اور ہذیل بن شرحبیل نے جراب کا لفظ بیان کیا ہے، لیکن یہ دوسرے راویوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان ثوری سے کہا،

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری
فتاویٰ ثنائیہ

مرتبہ
مولانا محمد داؤد صاحب راز
ادارہ ترجمان السنہ
لاہور

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ

سوال: اگر کسی شخص نے پائتابوں کے پہننے کے آگے وضو کر لیا اور بعد وضو پائتابہ پہنا اس کے بعد اس کو پھر وضو کی ضرورت ہو تو کیا پائتابوں پر وضو کر لینا ضروری ہے؟ اگر پائتابوں پر سوراخ ہوں تو ایسے پائتابوں پر مسح کافی ہو گا؟

جواب: پائتابہ (جراب) پر مسح کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (ترمذی) شیخ ابن تیمیہؒ نے فتاویٰ میں مفصل لکھا ہے۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۳ء

شرفیہ: جرابوں پر مسح کرنے کا مسئلہ معرکۃ الآراء ہے مولانا نے جو لکھا ہے یہ بعض ائمہ امام شافعیؒ وغیرہ کا مسلک ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا بھی یہی مسلک ہے مگر یہ مسلک صحیح نہیں اس لئے کہ دلیل صحیح نہیں ہے۔ استدلال حدیث جامع ترمذی سے کیا جاتا ہے جو یہ ہے عن المغیرة بن شعبة قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح انتهی واخرجه ایضا ابو داؤد وابن ماجة واحمد وغیرہ وابن حسن وصححه الترمذی لکنه ضعفه المحدث الکبیر

عبد الرحمن بن مهدی وابو داؤد وشیخ البخاری علی بن المدینی وغیرهم وقالوا الروایة عن المغیرة المسح علی الخفین لا الجوربین وفی الباب عن ابی موسیٰ وغیره ولا یثبت شیئ منها کما فی المطولات اور نیز یہ کہ حدیث مذکورہ بلفظ مسح علی الجوربین والنعلین ہے اور واؤ بمعنی مع ہے یعنی جوربین کے ساتھ نعلین پر دونوں پر مسح کیا نہ کہ صرف جوربین پر لہٰذا صرف جوربین پر مسح کا استدلال اس حدیث سے ثابت نہیں ورنہ صرف نعلین پر بھی مسح کرنا لازم ہو گا واللازم باطل فالملزوم مثله نیز نیل الاوطار میں بحوالہ قاموس وغیرہ جورب کا معنی خف کبیر لکھا ہے اور خف چرمی ہوتا ہے اور اگر جورب سوتی اونی بھی تسلیم کیا جائے کہ ہوتی تھی یا ہوتی ہے تو پھر اس چیز کا ثبوت ہونا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جورب پر مسح کیا تھا وہ کس قسم کی تھی ولم یثبت تعیینه واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ہاں چند صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مسح علی الجوربین ثابت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسا نہیں کہ اس میں اجتہاد کو دخل نہ ہوتا حکماً حدیث مرفوع ثابت ہو، اس میں اجتہاد کو بھی دخل ہے اور علت منصوصہ نہیں جس سے استدلال صحیح ثابت ہو پھر صحابہ سے علت بھی منقول نہیں کہ کیا ہے نہ ہی روایت صاحب وحی سے نیز پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ صحابہؓ نے صرف جوربین پر مسح کیا یا مع النعلین پر بلکہ بعض صحابہ سے جوربین کے ساتھ ہی نعلین پر ثابت ہے جیسے حضرت علیؓ اور براء بن عازب اور ابو مسعود انصاری کے جورب کی تعیین بھی ثابت نہیں کہ کس قسم کی تھیں چرمی یا غیر چرمی پھر یہ مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا نہ حدیث مرفوع صحیح سے نہ اجماع نہ قیاس صحیح سے نہ چند صحابہ کے فعل اور اس کے دلائل سے اور غسل رجلین نص قرآنی سے ثابت ہے لہٰذا خف چرمی (جس پر مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے) کے سوا جورب پر مسح ثابت نہیں ہوا۔ ہذا واللہ اعلم۔ ملاحظہ ہو نیل الاوطار ونصب الرایہ وغیرہ۔

(ابو سعید شرف الدین دہلوی)

سوال: ما قولکم ادام اللہ تعالیٰ فیوضکم فی المسح علی الجوربة

فتاویٰ اہلحدیث
www.KitaboSunnat.com
از
مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی
ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ
ڈی بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

قطرے ہاتھ پر گرتے ہیں مگر یہ اتفاقی امر ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں پس ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ کا قیاس کچھ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا ہاں ہاتھ گندگی کو لگنا جیسے ناک سنکنے اور استنجاء کرنے کے وقت لگتا ہے تو اس صورت میں بے شک مسواک بائیں ہاتھ سے مناسب تھی۔ مگر مسواک تو منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کے بمنزلہ ہے اس لئے ناک سنکنے اور استنجاء کرنے کے ساتھ اس کو مشابہت دینا ٹھیک نہیں۔

(عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ مورخہ یکم جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ)

انگریزی برش استعمال کرنا

سوال:۔ دانت صاف کرنے کے لئے آج کل انگریزی برش کا بہت رواج ہو گیا ہے۔ جس کے بالوں میں سؤر کے بال ہونے کا بہت حد تک امکان ہے کیا ایسے برش سے دانت صاف کرنا جائز ہے کیا ہم اس بات سے استدلال لے سکتے ہیں۔ کہ جس طرح مردار جانور کا چمڑا پکنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے اس طرح سؤر کے بال بھی مشینوں میں صاف ہونے کے بعد پاک ہو سکتے ہیں۔ اور دانت صاف کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ حرام ہونے کی حیثیت سے سؤر اور مردار دونوں برابر ہیں۔

حفیظ الرحمٰن ایم اے۔ بی ٹی گورنمنٹ ہائی سکول للت پور (ضلع جھانسی یو۔ پی)

جواب:۔ برش کے متعلق جس میں خنزیر کے بال ہوں۔ بہت سا شبہ ہے۔ کیونکہ علماء مختلف ہیں۔ کوئی جائز کہتا ہے۔ کوئی ناجائز۔ شبہ کے محل سے بچنا مناسب ہے۔ ہاں خشک استعمال کرے تو اس کا چنداں حرج نہیں۔ مگر احتیاط ہر صورت میں بہتر ہے۔ مردار کے چمڑے پر قیاس ٹھیک نہیں۔ کیونکہ مردار کے چمڑے کی مثال پلید کپڑے کی ہے۔ جو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور خنزیر کو بہت علماء نجس العین کہتے ہیں۔ جیسے پاخانہ ہے ظاہر ہے کہ پاخانہ کس طرح پاک نہیں ہوتا۔ عبداللہ امرتسری روپڑ، ۲۸ صفر ۱۳۵۷ھ مطابق یکم مئی ۱۹۳۸ء

جرابوں پر مسح

سوال:۔ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ محمد عبداللہ معرفت حکیم فضل دین لاہور مزنگ محلہ بھونڈ پورہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء

جواب:۔ ترمذی میں ہے۔ کہ اگر موٹی جرابیں ہوں۔ تو مسح جائز ہے۔ اور جرابوں کے مسح کی حد موزوں

سے الگ نہیں آئی۔ جو موزوں کی ہے۔ وہ جرابوں کی ہے۔ کیونکہ موٹی جرابیں موزوں کا حکم رکھتی ہیں۔ موزوں کے مسح کی حد مسافر کے لئے تین دن رات ہے۔ اور مقیم کے لئے ایک دن رات

عبداللہ امرتسری مقیم روپڑ ضلع انبالہ ۱۵ رجب ۱۳۵۳ھ

بن راہویہؒ کے نزدیک جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ اتنی موٹی اور مضبوط ہوں کہ بغیر باندھے پنڈلی پر ٹھہر سکیں اور ان میں چلنے پھرنے میں کوئی دقت نہ ہو ان آئمہ کے نزدیک ایسی جرابیں موزے کے حکم میں ہیں ان پر چمڑا چڑھا ہوا ہو یا نہ چڑھا ہوا ہو، احناف میں سے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے لیکن حدیث شریف میں جوربین پر مسح جوربین مطلقاً آیا ہے ان قیود کا ذکر نہیں، ملاحظہ ہو حدیث میں آتا ہے :۔ عن المغیرۃ بن شعبۃ توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین ۔ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث صحیح حسن) حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا آپ کے بعد صحابہ کرام بھی جرابوں پر مسح کرتے رہے ہیں امام ابو داؤد فرماتے ہیں :۔ حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت براء بن عازب، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوامامہ، حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے، حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی یہی عمل مروی ہے (ابوداؤد باب المسح علی الجوربین) اس اطلاق اور صحابہ کرام کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ اونی، سوتی، ریشمی اور چرمی ہر قسم کی جرابوں پر بلا قید مسح کرنا جائز ہے اور یہی صحیح ہے بشرطیکہ وضو کر کے پہنی ہوں ورنہ وضو مکمل نہیں ہوگا، پاؤں دھونے پڑیں گے، امام ابن تیمیہ نے اسی مسلک کو ترجیح دی ہے ملاحظہ ہو فتاویٰ جلد اوّل ۔ (الاعتصام لاہور جلد ۱۸ ش ۳۱)

(تشریح) مسح جراب کے متعلق فتاویٰ نذیریہ اور غزنویہ کے حوالے سے آپ گذشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں صحیح مسلک یہ ہے کہ رقیق جراب پر مسح کرنے میں احتیاط کرنی چاہیئے جیسا کہ مولانا عبیداللہ مبارکپوری نے مرعاۃ شرح مشکوٰۃ میں طول طویل بحث کے بعد فیصلہ احتیاط پر کیا ہے، الراقم علی محمد سعیدی خانیوال ۔

سوال :۔ جراب پر مسح کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب :۔ جراب پر مسح بہت سے صحابہ سے ثابت ہے اور مرفوع حدیث میں بھی اس کا ذکر ہے مگر اس میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ (از حضرت العلام شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد صاحب مدظلہ العالی) الاعتصام جلد ۱۹ ش ۴۹

تشریح مسح جراب کے متعلق فتاویٰ نذیریہ اور غزنویہ کے حوالہ سے آپ گذشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں صحیح مسلک یہ ہے کہ رقیق جراب پر مسح کرنے میں احتیاط چاہیئے جیسا کہ مولانا عبیداللہ مبارک پوری نے مرعاۃ شرح مشکوٰۃ میں طویل بحث کے بعد فیصلہ احتیاط پر کیا ہے۔ الراقم علی محمد سعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال

موزوں پر مسح :۔ مسح علی الخفین بھی احادیث متواترہ سے ثابت ہے حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں وقد صرح جمع من الحفاظ بان المسح علی الخفین متواتر وجمع بعضھم رواتہ

باب المسح

سوال: ما قولكم ادام الله تعالىٰ فيوضكم في المسح على الجوربة الشائعة في الامصار المنسوجة من الغزل او الصوف غير منعلة ولا ثخينة ومعلوم ان الحديث المروي في الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم ضعيف و تحسين الترمذي وتصحيحه اياه لم يقبله الحفاظ كما هو مبسوط في تخريج الهداية للزيلعي وان قيس المسح عليهما على مسح الخفين لعلة الستر ودفع الحرج فهل يكفي مع كونه ظنيا في اسقاط الغسل المفروض بالقرآن والحديث المتواتر وهل يزاد على العلتين لكون الجوربين في حكم الخفين صفة الثخانة وعدم نفوذ الماء كما قيل ها الائمة والاصل في باب الرجلين الغسل الثابت بالتنزيل والمسح على الخفين رخصة فهل الرخص الشرعية موقوفة على بيان الشارع صلى الله عليه وسلم ام لا وليكن الجواب مفصلا مع ماله وما عليه فقط

الجواب: المسح على الجوربة المذكورة ليس بجائز لانه لم يقم على جوازه دليل صحيح وكل ما تمسك به المجوزون ففيه خدشة ظاهرة ومتمسكاتهم ثلث الحديث المرفوع وافعال الصحابة رضي الله عنه والقياس.

اما الحديث المرفوع فهو ما رواه الترمذي وغيره عن المغيرة بن شعبة قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والنعلين قال الترمذي هذا حديث حسن صحيح. واما الخدشة في الاستدلال به فهي ان هذا الحديث ضعيف لا يصح الاستدلال به قال ابو داؤد بعد روايته كان

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ اونی یا سوتی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ یہ تو معلوم ہے کہ جرابوں پر مسح کرنے کی حدیث ضعیف ہے اور امام ترمذی نے جو اس کو صحیح کہا ہے محدثین نے اسے قبول نہیں کیا اور اگر موزوں کے مسح پر اس کو علت مشترکہ کی بنا پر قیاس کیا جائے تو اس سے فرض غسل جو قرآن سے ثابت ہے ساقط ہو جائیگا یا نہیں؟ اور آئمہ نے جو جراب کے لئے موٹا ہونے اور پانی کے نفوذ نہ کرنے کی قید لگائی ہے تو کیا اس سے زیادہ کسی اور علت کا اضافہ ہو سکتا ہے یا نہیں، پاؤں کا دھونا فرض ہے اور موزے پر مسح رخصت ہے کیا رخصت شریعہ شارع کے بیان پر موقوف ہے یا نہیں، جواب مفصل عنایت فرمائیں۔ **الجواب** مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے کیوں کہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات ہیں، استدلال تین چیزوں سے کیا گیا ہے،

عون المعبود
على سنن أبي داود
تأليف
العلامة أبي عبد الرحمن شرف الحق الشهير
بمحمد أشرف بن أمير العظيم آبادي
طبعة منقحة ومزيدة، مخرجة الأحاديث ومضبوطة النص، تحوي
فوارق النسخ والحكم على الحديث من صحيح وضعيف
ومرقمة ومزودة بفهارس علمية شاملة
قدم له واعتنى به
رائد بن صبري ابن أبي علفة
بيت الأفكار الدولية

الحسن وأبو يوسف ذهبوا إلى جواز مسح الجوربين سواء كانا محا[illegible]، أو لم يكونا بهذا الوصف بل يكونان ثخينين فق[illegible] ـجليد، وبه قال أبو حنيفة في أحد الروايات عنه، واضطربت أقوال علماء الشافعية في هذا الباب وأنت خبير أن الجورب يتخذ من الأديم، وكذا من الصوف وكذا من القطن، ويقال لكل من هذا إنه جورب. ومن المعلوم أن هذه الرخصة بهذا العموم التي ذهبت إليها تلك الجماعة لا تثبت إلا بعد أن يثبت أن الجوربين اللذين مسح عليهما النبي ﷺ كانا من صوف سواء كانا منعلين أو ثخينين فقط ولم يثبت هذا قط. فمن أين علم جواز المسح على الجوربين غير المجلدين، بل يقال إن المسح يتعين على الجوربين المجلدين لا غيرهما، لأنهما في معنى الخف، والخف لا يكون إلا من الأديم. نعم لو كان الحديث قولياً بأن قال النبي ﷺ: امسحوا على الجوربين لكان يمكن الاستدلال بعمومه على كل أنواع الجورب، وإذ ليس فليس. فإن قلت: لما كان الجورب من الصوف أيضاً احتمل أن الجوربين اللذين مسح عليهما النبي ﷺ كانا من صوف أو قطن إذ لم يبين الراوي، قلت: نعم الاحتمال في كل جانب سواء يحتمل كونهما من صوف وكذا من أديم وكذا من قطن، لكن ترجح الجانب الواحد وهو كونه من أديم، لأنه يكون حينئذ في معنى الخف، ويجوز المسح عليه قطعاً، وأما المسح على غير الأديم فثبت بالاحتمالات التي لم تطمئن النفس بها، وقد قال النبي ﷺ: «دع ما يريبك إلى ما لا يريبك» أخرجه أحمد في «مسنده» والنسائي عن الحسن بن علي وغير واحد من الأئمة وهو حديث صحيح. نعم أخرج عبدالرزاق في «مصنفه» أخبرنا الثوري عن منصور عن خالد بن سعد قال: كان أبو مسعود الأنصاري يمسح على الجوربين له من شعر ونعليه وسنده صحيح والله أعلم وعلمه أتم. قال في «غاية المقصود» بعدما أطال الكلام: هذا ما فهمت ومن كان عنده علم بهذا من السنة فكلامه أحق بالاتباع. قال المنذري: وأخرجه الترمذي وابن ماجه، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

٢- (وروي هذا أيضاً): الحديث أخرجه ابن ماجه ولفظه: حدثنا محمد بن يحيى حدثنا معلى بن منصور وبشر بن آدم قالا حدثنا عيسى بن يونس عن عيسى بن سنان عن الضحاك بن عبدالرحمن بن عرزب عن أبي موسى الأشعري: «أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على الجوربين والنعلين» قال المعلى في حديثه:

عبدالرحمن لم يثبت
ضعيف لا يحتج به.
سقوط في أوله أو آ
سمع ذلك المروي
غير متصل ليس بقو
ابن سنان. قال الذهـ
حديثه على لينه وقو
وقال أبو حاتم: ليس
٣-(ومسح عل
عبدالرزاق في «مصـ
ابن عبدالله قال: رأ
يصلي (وابن مسعـو
معمر عن الأعمش
خفيه ويمسح على
في «مصنفه»: أخبر
عن أبيه قال: رأيت
(وأنس بن مالك):
أنس بن مالك أنه ك
سعد وعمرو بن حر
(وروي ذلك): أي
وابن عباس): لم أق

١٦٠- [صحـ
ابنُ مُوسَى قالا أخـ
عَبَّادٌ قال أخبرني أ
تَوَضَأَ ومَسَحَ عَلَى
ﷺ أتَى عَلَى كِظَا
الميضَأةَ وَالْكِظَامَةَ

كذا في أكثر ا
في بعض النسخ له
١- (أتـى عـ
المخففة. قال ابن
وهي آبار تحفر في
تحت الأرض فيجـ

وَغَيْرُوَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَهُوَحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ (عون المعبود، جلد ا صفحه ۶۲، كتاب الطهارة ،باب المسح على الجوربين)

ترجمہ: جرابیں کھال وچمڑے کی بھی ہوتی ہیں، اُون کی بھی اور روئی کی بھی، اور ان میں سے ہر ایک کو جراب کہا جاتا ہے اور ہر قسم کے موزے پر مسح کی اجازت اس وقت تک ثابت نہیں ہوسکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی جرابوں پر مسح فرمایا، خواہ وہ جرابیں ایسی ہوں کہ ان پر جوتے پہننے والی جگہ چمڑا لگا ہوا ہو یا صرف موٹی ہوں، اور یہ بات ہرگز بھی ثابت نہیں، پس اُن جرابوں پر مسح کا جائز ہونا کہاں سے معلوم ہوا جن پر ٹخنوں تک چمڑا لگا ہوا نہ ہو، بلکہ یہی کہا جائے گا کہ مسح صرف ایسی جرابوں تک محدود ہے جن پر ٹخنوں تک چمڑا چڑھا ہوا ہو، ان کے علاوہ نہیں، کیونکہ ٹخنوں تک چمڑا چڑھی ہوئی جرابیں خف کے معنیٰ اور درجہ میں آجاتی ہیں اور خف چمڑے کا ہی ہوتا ہے، البتہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث قولی ہوتی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

فرمایا ہوتا کہ جرابوں پر مسح کرو تو پھر اس سے جرابوں کی ہر قسم پر مسح کی دلیل پکڑنا ممکن ہوتا، اور جب اس طرح کی کوئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے تو ہر قسم کی جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کی دلیل پکڑنا بھی درست نہیں، اگر آپ یہ شبہ کریں کہ اگر جراب اونی ہو تو اس بات کا احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن جرابوں پر مسح فرمایا وہ اون کی ہوں یا روئی کی، چونکہ راوی نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی، میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ بے شک احتمال تو ہر جانب کا برابر ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ وہ جرابیں اُون کی ہوں اور اسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ وہ چمڑے کی ہوں اور اسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ وہ روئی کی ہوں، لیکن ان میں سے ایک جانب کو ترجیح دی جائے گی اور وہ چمڑے کی ہونا ہے، اس لئے کہ اس صورت میں وہ خف کے درجے میں ہوں گی، اور خف پر مسح کرنا قطعی دلیل سے ثابت ہے، اور چمڑے کے علاوہ پر مسح کرنا صرف احتمالات سے ثابت ہے، جن پر اطمینان نہیں ہوسکتا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسی چیز کو چھوڑ دیں جس میں شک ہو اور ایسی چیز کو اختیار کریں جس میں شک نہ ہو (اور وہ یقینی ہو) اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں اور امام نسائی نے حضرت حسن بن علی سے روایت کیا ہے، اور کئی ائمہ نے روایت کیا ہے، اور یہ حدیث صحیح ہے (عونُ المعبود)

تحفة الأحوذي

بشرح جامع الترمذي

للامام الحافظ أبي العلى محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفورى

١٢٨٣ هـ — ١٣٥٣ هـ

أشرف على مراجعة أصوله وتصحيحه

عبد الوهاب عبد اللطيف

الأستاذ بكلية الشريعة بجامعة الأزهر

الجزء الأول

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

. . . .

فإن قلت : قد أجاب الحافظ ابن القيم عن قول مسلم لايترك ظاهر القرآن بمثل أبي قيس وهزيل فقال : جوابه من وجهين : أحدهما أن ظاهر القرآن لاينفي المسح على الخفين ، وما كان الجواب عن موارد الإجماع فهو الجواب عن مسألة النزاع . الثانى : الذين سمعوا القرآن من النبي صلى الله عليه وسلم وعرفوا تأويله مسحوا على الجوربين وهم أعلم الأمة بظاهر القرآن ومراد الله منه انتهى .

قلت : فى كلا الوجهين من الجواب نظر . أما الوجه الأول ففيه أنه قد ورد فى المسح على الخفين أحاديث كثيرة قد أجمع على صحتها أئمة الحديث فلأجل هذه الأحاديث الصحيحة تركوا ظاهر القرآن وعملوا بها ، وأما المسح على الجوربين فلم يرد فيه حديث أجمع على صحته ، وما ورد فيه فقد عرفت مافيه من المقال فكيف يترك ظاهر القرآن ويعمل به . وأما الوجه الثانى ففيه أنه لم يثبت أن الجواربة التى كان الصحابة رضى الله عنهم يمسحون عليها كانت رقائق بحيث لا تستمسك على الأقدام ولا يمكن لهم تتابع المشى فيها . فيحتمل أنها كانت صفيقة ثخينة فرأوا أنها فى معنى الخفاف .وأنها داخلة تحت أحاديث المسح على الخفين ، وهذا الاحتمال هو الظاهر عندى . وقد عرفت قول الإمام أحمد إنما مسح القوم على الجوربين لأنه كان عندهم بمنزلة الخف إلخ فلا يلزم من مسح الصحابة على الجواربة التى كانوا يمسحون عليها جواز المسح على الجوربين مطلقاً ثخينين كانا أو رقيقين فتفكر .

والراجح عندى أن الجوربين إذا كانا صفيقين ثخينين فهما فى معنى الخفين يجوز المسح عليها ، وأما إذا كانا رقيقين بحيث لايستمسكان على القدمين بلا شد ولا يمكن المشى فيهما فهما ليسافى معنى الخفين ، وفى جواز المسح عليهما عندى تأمل والله تعالى أعلم :

تنبيه : اعلم أن العلامة أبا الطيب شمس الحق رحمه الله تعالى قد اختار قول من اشترط فى جواز المسح على الجوربين التجليد ، حيث قال فى غاية المقصود : بعد ذكر المذاهب المذكورة مالفظه : وأنت خبير أن الجورب يتخذ من الأديم وكذا من الصوف وكذا من القطن ، ويقال لكل واحد من هذا إنه جورب ومن المعلوم أن هذه الرخصة بهذا العموم التى ذهبت إليها تلك الجماعة لاتثبت إلا بعدأن يثبتأن الجوربين الذين مسح عليهما النبي صلى الله عليه وسلم كانا من صوف ، سواء كانا منعلين أو ثخينين فقط، ولم يثبت

(2)...... فتوی غیر مقلد عالم عبدالرحمٰن مبارکپوری

وَالرَّاجِحُ عِنْدِیْ اَنَّ الْجَوْرَبَیْنِ اِذَا کَانَا ثَخِیْنَیْنِ فَھُمَا فِیْ مَعْنَی الْخُفَّیْنِ یَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَیْھِمَا وَاَمَّا اِذَا کَانَا رَقِیْقَیْنِ بِحَیْثُ لَایَسْتَمْسِکَانِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ بِلَاشَدٍّ وَلَایُمْکِنُ الْمَشْیُ فِیْھِمَا فَھُمَالَیْسَافِیْ مَعْنَی الْخُفَّیْنِ وَفِیْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَیْھِمَا عِنْدِیْ تَاَمُّلٌ ۔ (تحفۃ الاحوذی ص۲۸٦ ج۱)

میرا راجح مذہب یہ ہے کہ جب جرابیں ثخین ہوں تو وہ موزوں کے حکم میں ہیں ان پر مسح کرنا جائز ہے لیکن باریک جرابیں یعنی ایسی جرابیں جو بغیر باندھنے کے قدموں پر نہ کھڑی رہ سکیں اور (بغیر جوتوں کے) ان میں چلنا ممکن نہ ہو وہ موزہ کے حکم میں نہیں اور ان پر مسح کے جواز کے بارے میں مجھے تردد ہے۔

للعلامة الشيخ ولي الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمري التبريزي رحمه الله

للشيخ أبي الحسن عبيد الله بن العلامة محمد عبد السلام المباركفوري رحمه الله

الناشر
إدارة البحوث الإسلامية والدعوة والإفتاء
بالجامعة السلفية بنارس الهند

٥٢٤ ـ (٦) وعنه، أنه قال: رأيت النبي ﷺ يمسح على الخفين على ظاهرهما. رواه الترمذي، وأبو داود.

٥٢٥ ـ (٧) وعنه، قال: توضأ النبي ﷺ، ومسح على الجوربين والنعلين. رواه أحمد، والترمذي، وأبو داود، وابن ماجه.

---

٥٢٤ ـ قوله (على ظاهرهما) أي على أعلاهما، فيه دليل على أن محل المسح أعلى الخفين وظاهرهما، لا غير (رواه الترمذي) وقال: حديث حسن (وأبو داود) وسكت عنه. ونقل المنذري تحسين الترمذي وأقره. وقال الحافظ في التلخيص: إسناده صحيح. والحديث أخرجه أيضا البخاري في التاريخ الأوسط والطيالسي والبيهقي. وفي الباب أيضا عن عمر بن الخطاب عند ابن أبي شيبة والبيهقي، قاله الشوكاني.

٥٢٥ ـ قوله (ومسح على الجوربين) تثنية جورب، وهو لفافة الرجل، وقيل: غشاء للقدم من صوف أو شعر أو كرباس، أو جلد، ثخينا كان أو رقيقا إلى نحو الساق (والنعلين) أي مع النعلين، تثنية النعل، وهو ما وقيت به القدم من الأرض كالنعلة، قاله في القاموس. وقال الجزري: النعل مؤنثة، وهي التي تلبس في المشي، تسمى الآن تاسومة ـ انتهى. والمعنى أن النعلين لبسهما فوق الجوربين، فمسح على الجوربين والنعلين معا، وكان قاصدا بمسحه ذلك إلى جوربيه لا إلى نعليه، فكان مسحه على الجوربين هو الذي تطهر به، ومسحه على النعلين فضل. هذا حاصل ما قاله الخطابي والطحاوي وابن القيم والطيبي وقيل في معناه غير ذلك، والصواب ما قال هؤلاء الأئمة. وفي الحديث دليل على جواز مسح الجورب من أي شئ كان ثخينا أو رقيقا، لأنه ورد في الحديث مطلقا غير مقيد بوصف التجليد، أو التنعيل، أو الصفاقة والثخونة من كرباس، أو صوف، أو شعر أو جلد، لكن الحديث قد تكلم فيه الأئمة كما سيأتي. وفي الباب عن أبي موسى أخرجه ابن ماجه والطحاوي والبيهقي وهو ضعيف، وعن بلال أخرجه الطبراني وغيره، وفيه أيضا ضعف، نعم قد صح المسح على الجوربين عن كثير من الصحابة، ذكر أسماءهم أبو داود في سننه. وقد أشبع شيخنا الكلام على هذه المسئلة في شرح الترمذي (ج ١: ص ١٠٠ ـ ١٠٤) وابن حزم في المحلى (ج ٢: ص ٨٤ ـ ٨٧) فارجع إليهما. والراجح عندي أن الجوربين إذا كانا ثخينين بحيث يستمسكان على القدمين بلا شد ويمكن المشي فيهما يجوز المسح عليهما لأنهما في معنى الخفين، وإن لم يكونا كذلك ففي جواز المسح عليهما عندي تأمل، عملا بقوله: دع ما يريبك إلى ما لا يريبك. ومن اطمئن قلبه بعد إمعان النظر في المسئلة بإطلاق القول في المسح عليهما فهو وشأنه (رواه أحمد والترمذي وأبو داود وابن ماجه) وأخرجه أيضا البيهقي، وابن حبان في صحيحه، كلهم من حديث أبي قيس، عن هزيل بن شرحبيل عن المغيرة. والحديث قد صححه الترمذي، وضعفه كثير من الأئمة مثل سفيان الثوري، وعبد الرحمن بن مهدي وأحمد

(4)...... فتوی غیر مقلد عالم عبید اللہ مبارکپوری:

وَالرَّاجِحُ عِنْدِیْ اَنَّ الْجَوْرَبَیْنِ اِذَا کَانَا ثَخِیْنَیْنِ بِحَیْثُ یَسْتَمْسِکَانِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ بِلَاشَدٍّ وَیُمْکِنُ الْمَشْیُ فِیْهِمَا یَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَیْهِمَا لِاَنَّهُمَا فِیْ مَعْنَی الْخُفِّ وَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا کَذٰلِكَ فَفِیْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَیْهِمَا عِنْدِیْ تَاَمُّلٌ عَمَلاً بِقَوْلِهٖ دَعْ مَایُرِیْبُكَ اِلٰی مَالَایُرِیْبُكَ (مرعاۃ المفاتیح ص۳۱۹ ج۲)

میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ جب جرابیں ثخین ہوں یعنی ایسی جرابیں ہوں جو بغیر باندھنے کے پاؤں میں کھڑی رہیں اور ان میں چلنا ممکن ہو تو ان پر مسح کرنا جائز ہے کیونکہ وہ موزہ کے حکم میں ہیں اور اگر اس طرح نہ ہوں (یعنی باریک جرابیں ہوں) تو ان پر مسح کے جواز کے بارے میں مجھے تردد ہے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرنے کی وجہ سے کہ جس چیز میں شک ہو اسے چھوڑ دے اور اس چیز کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو ۔